سلسلہ مفت اشاعت نمبر 116
نجات کی رات
علامہ سید سعادت علی قادری صاحب
جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی

علامہ سید سعادت علی قادری صاحب

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کی سرگرمیاں

ہفت واری اجتماع :-

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام ہر پیر کو بعد نماز عشاء تقریباً ۱۰ بجے رات کو نور مسجد کاغذی بازار کراچی میں ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس سے مقتدر و مختلف علمائے اہلسنّت مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

مفت سلسلہ اشاعت :-

جمعیت کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علمائے اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

مدارس حفظ و ناظرہ :-

جمعیت کے تحت رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی :-

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے تحت رات کے اوقات میں درس نظامی کی کلاسیں بھی لگائی جاتی ہیں جس میں ابتدائی پانچ درجوں کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری :-

جمعیت کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علمائے اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لیے اور کیسٹیں سماعت کے لیے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

نام کتاب	:	نجات کی رات
مصنف	:	علامہ سید سعادت علی قادری صاحب مدظلہ
ضخامت	:	۴۰ صفحات
تعداد	:	۲۰۰۰
مفت سلسلہ اشاعت	:	۱۱۶
اشاعت	:	اکتوبر ۲۰۰۳ء، شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ

ابتدائیہ

شب برأت کے فضائل ومعمولات کے موضوع پر یہ علمی تحریر مبلغ اسلام حضرت علامہ سید سعادت علی قادری صاحب مدظلہ العالی کے زور قلم اعجاز رقم کا ثمرہ ہے۔ جسے جمعیت اشاعت اہلسنّت اپنی مفت اشاعت کے سلسلہ کی 116 ویں کڑی کے طور پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ جمعیت اشاعت اہلسنّت کے تمام کارکنان کی جانب سے یہ کتاب ان کے دیرینہ ساتھی اور دوست مدرس شعبہ درس نظامی و فاضل دار العلوم امجدیہ

مولانا محمد جاوید محمد اشرف (شفیق) نقشبندی قادری

جو کہ ۳ شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ بمطابق 30 ستمبر 2003ء بروز منگل کو ایک ٹریفک حادثہ میں اچانک شہید ہوگئے کے ایصال ثواب کے لئے ہدیۂ پیش کرتے ہے۔ تمام قارئین کرام سے گذارش ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کے لیے دعا فرمائیں کہ مولیٰ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے تمام پسماندگان کے لیے ان کانعم البدل عطا فرمائے۔ (آمین)

ادارہ

بحضور............

پیرومرشد......شیخ طریقت......الحاج الشاہ

صوفی کفایت علی قادری رزاقی......نور اللہ مرقدہ

جن کی............

روحانی تربیت......میرے لئے......باعث سکون وطمانیت......بنی......

آپ کا مزار مبارک..................

جامع مسجد قادری......پیر الٰہی بخش کالونی......میں مرجع خلائق ہے............

آپ کا......عرس مبارک......۲۲ جمادی الثانی......کو ہوتا ہے

ہدیہ عقیدت ومحبت از............

فقیر سید سعادت علی قادری

۱۷ رجب المرجب سن ۱۴۲۴ھ، ۱۵ ستمبر سن ۲۰۰۳ء

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ط اُوْلٰئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ ط اَلاَ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (المجادلہ:۲۲/۵۸)

ترجمہ:۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے۔ سنو! اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

کلام لاجواب شجرہ عالیہ قادریہ رزاقیہ

باجازت:۔ پیرومرشد شیخ طریقت الحاج الشاہ صوفی کفایت علی قادری رزاقی نوراللہ مرقدہ

عطا کردہ:۔ شیخ مجاز رہبر پاکباز مبلغ اسلام علامہ اوحد مولانا سید سعادت علی قادری مدظلہ العالی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلاَنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

یارب کرم کی بھیک دے خیر الوری ملے — یا مصطفیٰ حضور کے صدقے خدا ملے
مولا علی کے صدقے میں آساں ہوں مشکلیں — کافور ہو بلا جو شہ کربلا ملے
صدقے حسن کے حسن عمل سے نواز دے — اور واسطے حبیب کے حب خدا ملے
غلبہ دے اہل کفر پہ داؤد کے طفیل — معروف و سری کے واسطے سر خدا ملے
خواجہ جنید و حضرت شبلی کے واسطے — ایماں کا نور معرفت کبریا ملے
ابن عزیز و بو الفرح و بوالحسن کی بھیک — داتا مجھے بھی گوشہ جو فردوس کا ملے
کر بہر بو سعید سعادت سے بہرہ ور — رکھ قادری یہ صدقہ غوث الوری ملے
قادر ہے تو نواز دو عالم کی عزتیں — قدرت سے تیری صاحب قدر و عطا ملے
دے رزق اپنے بندۂ رزاق کے طفیل — بہر محمد اور علی اتقا ملے
شاہ احمد و محمد و موسیٰ کے واسطے — علم و شعور و طاعت و صدق و صفا ملے
زہد و خلوص پیارے حسن کے طفیل دے — احمد بہا کے صدقے کرم بے بہا ملے

بہر محمد اپنی محبت میں غرق کر — بہر جلال و بخش جمال و جلاء ملے
صدقے براہیمین و امان اللہ شاہ کے — تیری امان میں جگہ میرے خدا ملے
بہر حسین و بہر ہدایت ملے ھدی — عبدالصمد کے واسطے غم دلربا ملے
رزق عمل دے بندہ رزاق کے لئے — بہر غلام دوست محمد وفا ملے
صدقے غلام علی و شہنشاہ شیر علی — احمد کا فضل نصرت شیر خدا ملے
شر پہ فتح دے فتح علی کے طفیل میں — بہر تجمل اور کفایت کفا ملے

یارب ہمارے شیخ سعادت کے واسطے
دنیا میں فضل قبر میں نور خدا ملے

ترتیب شعری: حضرت العلامہ الحاج مولانا محمد بدرالقادری صاحب زیدمجدہ (مقیم ہالینڈ)

شعبان کا مہینہ

رَجَبُ شَهْرُ اللّٰهِ وَ شَعْبَانُ شَهْرِیْ وَ رَمَضَانُ شَهْرُ اُمَّتِیْ

نبی معظم ﷺ کا ارشاد ہے.................

رجب اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے

شعبان ہی میں...................

ہمارے آقا ﷺ کا معجزہ "شق القمر" ظہور پذیر ہوا، کہ آپ نے انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے، جسے مکہ اور اطراف مکہ نے دیکھا۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام..................

رمضان کے علاوہ، کسی مہینہ میں نفلی روزے، اتنے نہ رکھتے تھے، جتنے شعبان میں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا، کہ میں نے..................

آقا ﷺ کو، دو مہینے کے مسلسل روزے رکھتے نہ دیکھا، سوائے شعبان اور رمضان کے (۱)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا..................

یارسول اللہ! آپ اس مہینہ (شعبان) میں بکثرت روزے رکھتے ہیں، فرمایا نعم، ہاں کیوں کہ

ذَاکَ شَهْرٌ بَیْنَ رَجَبٍ وَ رَمَضَانَ یُغْفَرُ النَّاسُ فِیْهِ وَفِیْهِ یُرْفَعُ اِعْمَالُ الْعَبْدِ اِلَی الرَّبِّ فَاُحِبُّ اَنْ یُّرْفَعَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ (۲)

یہ مہینہ (شعبان) رجب و رمضان کے درمیان ہے، اس میں لوگوں کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور

۱) (اس حدیث کو امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے اور فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۰ھ نے اپنی سنن میں ام المؤمنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دیگر الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ نے دونوں لفظوں سے روایت کیا ہے (الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف المجلد (۲)، الترغیب فی صوم الشعبان الخ، ص ۶۸، مطبوعہ: دار احیاء التراث العربی، بیروت الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۲۲ھ، ۲۰۰۱ء)

۲) حاشیہ نمبر دو اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمایئے۔

اسی میں بندوں کے اعمال، رب کے حضور پیش کئے جاتے، پس میں چاہتا ہوں، کہ میرے اعمال اس حال میں پیش ہوں، کہ میں روزہ دار ہوں، (پس غلاموں کو بھی یہی کوشش کرنی چاہئے)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا..................

شعبان کا مہینہ آئے، تو اپنے نفسوں کو رمضان المبارک کے لئے (گناہوں سے) پاک کرلو، اور اپنی نیتوں کو درست کرلو، یاد رکھو! تمام مہینوں پر، شعبان کی فضیلت ایسی ہے، جیسی میری فضیلت و عظمت، تم لوگوں پر، خبردار ہو جاؤ، یہ مبارک مہینہ میرا ہے، جس نے اس مہینہ میں ایک روزہ بھی رکھ لیا، میری شفاعت اس کے لئے حلال ہوگئی (یعنی وہ میری شفاعت کا مستحق ہوگیا)

حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ نے بتایا..................

ہماری دو عیدوں کی طرح..........فرشتوں کی بھی..........دو عیدیں ہیں..........شب برات اور شب قدر..........

آیئے اب مطالعہ کریں..................

شب برأت کی..................فضیلت و عظمت.....اور اس میں طریقۂ عبادت.....نیز اس سے متعلق احکام شریعت کا..........

۲) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ جتنے نفلی روزے آپ شعبان میں رکھتے ہیں ہم نے آپ کو اتنے روزے کسی اور مہینے میں رکھتے نہیں دیکھا تو فرمایا: ذَاکَ شَهْرٌ یَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَیْنَ رَجَبٍ وَ رَمَضَانَ وَ هُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِیْهِ الْاَعْمَالُ اِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ اُحِبُّ اَنْ یُّرْفَعَ عَمَلِیْ وَ اَنَا صَائِمٌ (رواہ النسائی، ۴/۲۰۱) (الترغیب والترھیب، المجلد ۲، الترغیب فی صوم شعبان، احیاء التراث العربی، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۲۲ھ، ۲۰۰۱ء) یعنی: یہ مہینہ رجب اور رمضان کے درمیان ہے جس سے لوگ غافل ہیں اور یہی مہینہ ہے جس میں بندوں کے اعمال رب کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں میں اس کو دوست رکھتا ہوں کہ میرے اعمال اس حال میں پیش ہوں کہ میں روزہ دار ہوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"نجات کی رات"

شب برات یعنی نجات کی رات...... جہنم سے آزادی کی رات...... مغفرت و بخشش کی رات...... مرحومین کے لئے ایصال ثواب کی رات...... جو آقائے رحمت ﷺ کے صدقہ و طفیل...... امت مسلمہ کے لئے اللہ رحیم وکریم کا خصوصی عطیہ ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا

"اِنَّ اللّٰهَ یَنْزِلُ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِاَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ بَنِیْ کَلْبٍ" (۱)

بے شک اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات آسمان دنیا کی طرف جلوہ فرماتا ہے اور بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں میری امت کی مغفرت فرماتا ہے۔

نصف شعبان یعنی شعبان کی پندرہویں رات، چودہ اور پندرہ شعبان کی درمیانی رات شب برات ہے اس رات اللہ کا دریائے رحمت جوش پر ہوتا ہے۔ وہ بکثرت گناہگاروں کو معاف فرماتا ہے۔ چاہے ان کی تعداد بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو، یہ ایک مثال ہے گناہگاروں کی کثیر تعداد کا اندازہ لگانے کے لئے کہ بنوکلب کی بے شمار بکریوں اور ان میں سے ہر بکری کے بالوں سے زیادہ گناہگاروں کی بخشش ہوتی ہے، مقصد بے شمار گناہگار جن کی تعداد کا اندازہ کرنا ممکن نہیں، بخش دیئے جاتے ہیں پس شب برأت، شب توبہ ہے اس موقع کو سوکر ضائع نہ کیا جائے خوش نصیب وہ ہیں جو اس رات عبادت کرتے اور اُس کے اعمال کی ابتداء توبہ سے کرتے ہیں۔

۱) الترغیب والترہیب (الترغیب فی صوم شعبان الخ ص ۷۹) میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ سے مروی ہے وَلِلّٰهِ فِیْهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ غَنَمِ کَلْبٍ یعنی، اس رات میں قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کی مقدار کے برابر (میرے امتی) جہنم سے آزاد کردیئے جاتے ہیں۔

توبہ:۔ اللہ پسند فرماتا ہے کہ اس کے بندے اپنے گناہوں سے توبہ کرتے رہیں ارشاد ہوا

﴿وَتُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (النور:۳۱)

اور اللہ کے دربار میں توبہ کرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ﴾ (البقرہ:۲/۲۲۲)

بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، میرے آقا ﷺ نے مژدہ سنایا:

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَهٗ (۱)

گناہوں سے توبہ کر لینے والا، اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔

پس جس نے اس رات توبہ کر لی وہ یقین کرے کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو گیا ہے اور آئندہ گناہوں سے بچنے کی پوری پوری کوشش کرتا رہے نیز جس نے برائیوں، بدعملیوں سے توبہ کر لی اب اسے کوئی گناہ گار نہ کہے کہ ایسا کرنے والا خود گناہ گار ہوگا، "اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَهٗ" آقا ﷺ کا ارشاد ہے:

شب برأت توبہ کی رات ہے کہ بغیر توبہ کے گناہوں کی بخشش ممکن نہیں کہ ہمارے آقا ﷺ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَغْفِرُ لِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَةِ اِلَّا الْکَاهِنَ وَالسَّاحِرَ وَ مُدْمِنَ الْخَمْرِ وَ عَاقَ الْوَالِدَیْهِ وَمُصِرَّ عَلَی الزِّنَا (۲)

۱) مشکوۃ المصابیح، المجلد (۱۔۲)، کتاب الدعوات، باب (۴)، الاستغفار والتوبہ، الفصل الاول، ص ۴۴۱، الحدیث ۲۳۶۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۴ھ، ۲۰۰۳ء)

۲) وہ لوگ جن کی مغفرت اس رات میں نہیں ہوتی وہ کاہن جادوگر، ہمیشہ شراب پینے والا، والدین کا نافرمان اور زنا کا عادی ہیں ان کے علاوہ مشرک،، منافق شریر، قطع رحمی کرنے والا، خودکشی کرنے والا، کینہ پرور، کا ذکر بھی احادیث نبویہ میں موجود ہے جیسا کہ الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف (المجلد (۲)، الترغیب فی صوم شعبان الخ، ص ۷۹، مطبوعہ: دار احیاء التراث العربی، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ: ۱۴۲۲ھ، ۲۰۰۱ء) میں ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ اس رات سب مسلمانوں کی مغفرت فرماتا ہے مگر کاہن، جادوگر، شرابی، والدین کا نافرمان اور زنا کا عادی (ان لوگوں کی مغفرت نہیں ہوتی تاوقت یہ کہ یہ توبہ نہ کرلیں اور ماں باپ سے معافی مانگ کرانہیں راضی نہ کرلیں)

شب برأت کی برکتیں:

شب برأت اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کی شب ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب شب برأت آئے تو اس میں نوافل پڑھو اور دن کا روزہ رکھو "فَاِنَّهَا لَيْلَةٌ مُّبَارَكَةٌ" بے شک وہ برکت والی رات ہے "فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَهٗ" ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں، "اَلَا مُبْتَلِى فَاُعَافِيَهٗ" ہے کوئی مصیبت زدہ کہ میں اسے عافیت ونجات عطا فرماؤں، "اَلَا مَنْ مُّسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقَهٗ" ہے کوئی روزی کا طلب گار کہ میں اسے رزق دوں، "اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلَعَ الْفَجْرُ" (۱) صبح تک فیض وکرم کا دریا اسی طرح بہتا رہتا ہے، غور فرمایئے مخبر صادق ﷺ کے ارشاد پر، مفہوم یہ ہے کہ جس رب کریم سے ہم سارا سال بھیک مانگتے رہتے ہیں شب برأت میں اس کریم مالک ومولیٰ کا دریا اتنے جوش پر ہوتا ہے کہ وہ خود پکار پکار کر پیاسوں کو سیراب کرنا چاہتا ہے بھکاریوں کو بلا کر ان کی جھولیاں بھرنا چاہتا ہے بیماروں کو صحت، غریبوں کو دولت سے نوازنا چاہتا ہے پس مقدر والا ہوگا وہ جو ندا سنے یا نہ سنے یقین کرے اور انتہائی عجز و انکساری اور خلوص کے ساتھ غروب آفتاب سے طلوع فجر تک اللہ کی طرف رجوع کرے اس کے دربار میں حاضر رہے بایں صورت کہ قلب مضطرب وحزیں ہو، آنکھیں پرنم ہوں، چہرے پر آثار شرمندگی وندامت ہوں، بھکاری بھی داتا کریم کے دربار میں سجدہ ریز ہوکر، کبھی ہاتھ اور جھولی

---

۱) اس حدیث کو امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے (الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف المجلد (۲)، الترغیب فی صوم شعبان الخ، ص ۶۹-۷۰، الحدیث: ۱۴، مطبوعہ: دار احیاء التراث العربی، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۲ھ، ۲۰۰۱ء)

پھیلا کر مانگ رہا ہو اپنے مالک کو راضی کرنے کے لئے اس کے کلام مقدس کی تلاوت کررہا ہو اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار عالی میں درود وسلام کا گلدستہ پیش کررہا ہو تو اسے رحمتوں سے نوازا جاتا ہے برکتوں اور نعمتوں کے دروازے اس پر وا ہوجاتے ہیں اے اللہ! ہمارے ان بہن بھائیوں کو بھی ہدایت نصیب فرمادے جو برکتوں والی اور نجات کی رات بھی اپنے معمولات میں مصروف رہتے ہیں یا اس مقدس شب کو ایک تہوار کی طرح مناتے ہیں اور ہندوؤں کی رسم کے مطابق اپنی حرام کی دولت میں آگ لگاتے ہیں ہم نے حرام کی دولت اس لئے کہا کہ کوئی عقلمند محنت ومشقت سے کمائی ہوئی حلال کی دولت میں خود ہی آگ لگا کر، ہرگز تماشہ نہیں دیکھ سکتا یاد رکھئے، آتش بازی اسراف ہے، فضول خرچی ہے، غیر ضروری خرچ ہے، اور یہ کوئی معمولی گناہ نہیں، فضول خرچی کرنے والوں کے لئے اللہ کا واضح ارشاد ہے:

﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ﴾ (الاسراء:۱۷/۲۷)

اسراف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

کس قدر احمق ہیں وہ لوگ جو عظمت ورفعت بخشنے والی رات میں اپنی دولت کو آگ بھی لگاتے ہیں اور ذلیل وخوار بھی ہوتے ہیں کہ ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق شیطان کی برادری میں شامل ہوجاتے ہیں جب کہ شیطان اور اس کے بھائیوں سے زیادہ ذلیل وخوار کوئی نہیں ہوسکتا نیز ارشاد ہوا۔

﴿اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ (الاعراف:۷/۳۱)

بے شک وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

پس ذلت وخواری کے اس عمل سے بچو، اپنے بچوں کو بتاؤ کہ یہ کام مسلمانوں کا نہیں حرام ہے، آج کی رات روزانہ کے معمولات کو چھوڑیئے سیر تفریح کے لئے جانے کی بجائے مسجد کا رخ کیجئے سونے کی بجائے ساری رات اللہ کی عبادت میں مصروف رہئے آج کی رات ٹی وی پروگرام دیکھنے کی بجائے اللہ کا کلام دیکھئے اس کی تلاوت کیجئے صاحب قرآن ﷺ پر درود وسلام

بھیجئے تا کہ اللہ کے نیک بندوں کی طرح آپ کا بھی مقدر چمک اٹھے، اور فیصلہ کی اس شب میں اللہ اپنے محبوب علیہ الصلوۃ والسلام کے طفیل آپ کے حق میں اپنے رحم وکرم کا فیصلہ کرے، دوستو! یہ شب فیصلہ کی شب ہے ملاحظہ ہو۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

فِيهَا اَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدِ بَنِىْ اٰدَمَ فِىْ هٰذِهِ السَّنَةِ

اس رات میں سال بھر پیدا ہونے والے بچے لکھ دیئے جاتے ہیں۔

وَ فِيهَا اَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ عَنْ بَنِىْ بَنِىْ اٰدَمَ فِىْ هٰذِهِ السَّنَةِ

اور اس رات میں پورے سال مرنے والے لکھ دیئے جاتے ہیں۔

وَ فِيهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُم وَ فِيهَا تُرْزَقُ اَرْزَاقُهُمْ (۱)

اور اسی رات میں اعمال بلند کئے جاتے ہیں اور اسی میں رزق اتارا جاتا ہے۔

یعنی پورے سال کے اعمال اسی رات میں دربار الٰہی میں پیش ہوتے ہیں اور بندوں کے لئے پورے سال کا رزق اسی رات میں نازل ہوجاتا ہے پس تقاضہ عقل وایمان یہ ہے کہ ایسے اہم موقع پر بندہ خواب غفلت میں مصروف نہ ہو، بلکہ مالک الملک اللہ جل جلالہ کے حضور جھولی پھیلائے حاضر ہو، اس امید سے کہ اللہ رحیم وکریم اس کے اعمال کو شرف قبولیت نصیب فرمائے اور اس کے رزق میں برکت و وسعت ہو کہ یہ وقت دعا ہے بندہ عجز وانکساری سے جو کچھ مانگتا ہے رب اسے ضرور عطا فرماتا ہے۔

---

۱) حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری متوفی ۶۵۶ھ، امام ابو یعلی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ تَكْتُبُ فِيْهِ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ مَيِّتَةٍ تِلْكَ السَّنَةَ فَاُحِبُّ اَنْ يَاْتِيَنِىْ اَجَلِىْ وَ اَنَا صَائِمٌ (الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف المجلد (۲) الترغیب فی صوم شعبان الخ، ص ۶۸، الحدیث: ۴، مطبوعۃ: دار احیاء التراث العربی، بیروت الطبعۃ الاولی، ۱۴۲۲ھ، ۲۰۰۱ء) یعنی، بے شک اللہ تعالی اس رات پورے سال مرنے والے لکھ دیتا ہے پس میں اسے دوست رکھتا ہوں کہ میری اجل آئے تو میں روزے سے ہوں۔

دعا:

اللہ پسند فرماتا ہے کہ بندے اس سے مانگیں اور وہ مانگنے والوں سے دینے کا وعدہ فرماتا ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِىْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (المؤمن: ۴۰/۶۰)

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

اِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحِىْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا (۱)

بے شک تمہارا رب بہت حیادار ہے وہ حیا فرماتا ہے کہ بندہ اس کی طرف دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی واپس کردے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ آقا ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَآءِ (۲)

اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ باعظمت کوئی چیز نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت بھی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ لَّمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ (۳)

---

۱) مشکوۃ المصابیح: المجلد (۱۔۲) کتاب الدعوات، الفصل الثانی، ص ۴۲۱، الحدیث: ۲۲۴۴، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی، ۱۴۲۴ھ، ۲۰۰۳ء)، و اخرجہ ابو داؤد فی السنن، ۲/ ۷۸، حدیث رقم: ۱۴۸۸، و الترمذی فی السنن ۵/ ۲۱۷، حدیث رقم: ۳۶۲۷۔

۲) مشکوۃ المصابیح، المجلد (۱۔۲)، کتاب الدعوات، الفصل الثانی، ص ۴۱۹، الحدیث، ۲۲۳۲، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی، ۱۴۲۴ھ ۲۰۰۳ء، و اخرجہ الترمذی فی السنن ۵/ ۱۲۵، حدیث رقم ۳۳۲۹، و ابن ماجہ فی السنن ۲/ ۲۵۸، حدیث: ۳۸۲۹، و احمد فی المسند: ۲/ ۳۶۲

۳) مشکوۃ المصابیح، المجلد (۱۔۲)، کتاب الدعوات، الفصل الثانی، ص ۴۲۰، الحدیث: ۲۲۳۸، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۴ھ، ۲۰۰۳ء، واخرجہ الترمذی فی السنن: ۵/ ۱۲۶، حدیث رقم: ۳۳۷۳

جواللہ سے سوال نہیں کرتا، اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔

غور فرمایئے کیسا کرم ہے دینے والا، مانگنے کی دعوت بھی دے رہا ہے اور دینے کا وعدہ بھی فرما رہا ہے گویا ابرِ رحمت برسنے کے لئے تیار ہے بس تمہارے ہاتھ اٹھانے جھولی پھیلانے کا بہانہ درکار ہے اور مخبر صادق علیہ کے ارشاد کے مطابق قبولیت دعا یقینی امر ہے کہ جس کے سامنے بندہ ہاتھ اٹھائے ہوئے ہے، وہ "حی" بھی ہے اور "کریم" بھی ہے پس وہ اپنے بندوں کو کبھی بے مراد اور محروم واپس نہیں کرتا، ایسا تو یہ دنیا والے کرتے ہیں جن کے پاس دینے کو کچھ نہیں اپنی شان کے مظاہرے کے لئے وہ اپنے دروازوں پر بھکاریوں کی قطار لگا لیتے ہیں اور پھر بڑے حساب سے بڑی احتیاط سے انہیں کچھ دے کر ان کا دل بہلا دیتے ہیں جن کے پاس کچھ نہیں وہ خود بھکاری ہیں ان کے دروازے پر جھولی پھیلانا ایمان کی کمزوری ہے ذلت وخواری ہے اس سے مانگو جو مانگنے کو پسند فرماتا ہے جو دعا کو سب سے زیادہ باعظمت عمل قرار دیتا ہے

﴿تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (ال عمران:۳/ ۲۸)

بغیر گنے دینا جس کی شان ہے

اس در سے صرف ضرورت ہی پوری نہیں ہوتی بلکہ بھکاریوں کو عزت بھی ملتی ہے عظمت بھی ملتی ہے کہ جو جتنا زیادہ مانگتا ہے جتنا زیادہ روتا ہے اتنا ہی وہ اپنے رب کا مقرب ہو جاتا ہے اور مانگتے مانگتے اس لائق ہو جاتا ہے کہ دوسروں کو دلانے لگتا ہے حاجت مندوں کا حاجت روا بن جاتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اللہ کے رسول علیہ نے فرمایا

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (۱)

دعا عبادت کا مغز ہے

۱) مشکوۃ المصابیح، المجلد (۱-۲)، کتاب الدعوات، الفصل الثانی، ص۴۱۹، الحدیث:۲۲۳۱، مطبوعہ: دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۲۲ھ، ۲۰۰۳ء، و اخرجه الترمذی فی السنن، ۵/ ۱۲۵، حدیث رقم: ۳۴۳۱

بے مغز چیز کارآمد نہیں ہوتی تو بے دعا عبادت کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے پس نماز پڑھتے ہی بھاگا نہ کرو، عجز وانکساری سے دعا کیا کرو، اگر اتفاق سے وقت کی کمی ہو تو ہاتھ اٹھاؤ درود شریف پڑھو، ربنا اتنا پڑھو، درود شریف پڑھو، پھر جاؤ صرف دو منٹ کا عمل ہے اور اگر قبول ہو گیا تو دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے مالا مال ہو جاؤ گے شب برأت میں بھی خوب مانگو اپنے لئے اپنے اعزاء کے لئے اپنے ہموطنوں اور دنیا بھر کے مسلمان بھائی بہنوں کے لئے خوب مانگو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا

اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ

دعا مانگو اس یقین کے ساتھ کہ ضرور قبول ہوگی۔

وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ (۱)

اور اچھی طرح جان لو کہ اللہ غفلت اور لاپرواہی سے مانگنے والے کی دعا کو قبول نہیں فرماتا

قبولیت کا یقین ہو، پوری توجہ ہو، مادی وظاہری وسائل سے ناامیدی ہو، صرف اسی سے ملنے کا یقین ہو تو دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور اگر قبول نہ ہو تو مانگنے میں کوتاہی کا احساس ہو مزید کوشش کی جائے، لیکن یہ بھی خیال رہے کہ اللہ میرے حال کو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے ممکن ہے جو میں مانگ رہا ہوں میرے لئے مفید نہ ہو پس یقیناً وہ مجھے اس سے بہتر عطا فرمائے گا جو میں نے مانگا کہ یقیناً میرا رب اپنے دربار سے کسی کو خالی ہاتھ بے مراد واپس نہیں فرماتا پس شب برات سونے کی نہیں دعا کی رات ہے۔

صدقہ:

شب برأت صدقہ کی رات ہے کہ صدقہ اللہ ورسول کا پسندیدہ عمل ہے فرمایا گیا:

۱) مشکوۃ المصابیح المجلد (۱-۲) کتاب الدعوات، الفصل الثانی، ص۴۲۰، الحدیث: ۲۲۴۱، مطبوعہ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۲۲ھ، ۲۰۰۳ء، و اخرجه الترمذی فی السنن ۵/ ۱۷۹، حدیث رقم: ۳۵۴۵

﴿وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَ نْفُسِكُمْ﴾ (التغابن ۶۴/۱۶)

اپنے بھلے کے لئے خرچ کرو۔

اس میں ہمارا کیا بھلا ہے تو یہ معلوم کرتے ہیں معلم کامل علیہ السلام سے کہ ان کے ارشادات کے بغیر دین کی کوئی بات مکمل ہی نہیں ہو سکتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا "اَنْفِقْ يَا اِبْنَ اٰدَمَ اُنْفِقَ عَلَيْکَ" (۱) (حدیث قدسی ہے، اللہ فرماتا) اے ابن آدم! خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا گویا صدقہ کرنے میں ہمارا بھلا یہ ہے کہ ہم جتنا دیتے ہیں اللہ اس سے زیادہ ہمیں دیتا ہے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میرے آقا ﷺ نے فرمایا:

اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَیْکَ، وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَیْکَ اَنْفِقِیْ مَا اسْتَطَعْتِ (۲)

خرچ کرتی رہو اور شمار نہ کرو کہیں اللہ تم پر شمار نہ کرنے لگے اور دولت کو بند نہ کرو کہیں اللہ بھی تم پر اپنی دَین (عطا) کو بند نہ کردے جتنا ہو سکے خرچ کرو

اللہ تمہیں بغیر حساب کے دیتا ہے اسی طرح تم اللہ کے بندوں کو بغیر گنے حسب توفیق دیتے رہو کہ مال صدقہ سے کم نہیں بڑھتا ہے یہ حقیقت چاہے ہمیں نظر آئے یا نہ آئے اور یہ مشاہدہ و تجربہ ہے کہ صدقہ کرنے والا کبھی بدحال اور تنگدست نہیں ہوتا۔

---

۱) مشکوۃ المصابیح، المجلد (۱۔۲)، کتاب الزکوۃ، باب (۵)، الانفاق وکراہیۃ الامساک، الفصل الاول، ص ۳۵۴، الحدیث: ۱۸۶۲، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی، ۱۴۲۴ھ، ۲۰۰۳ء، واخرجہ البخاری فی صحیحہ

۲) مشکوۃ المصابیح، المجلد (۱۔۲)، کتاب الزکوۃ، باب (۵)، الانفاق وکراہیۃ الامساک، الفصل الاول، ص ۳۵۳، الحدیث ۱۸۶۱، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۴ھ، ۲۰۰۳ء، واخرجہ البخاری فی صحیحہ ۲۱۷/۵، حدیث رقم: ۲۵۹۱ ومسلم فی صحیحہ ۲/۷۱۳، حدیث رقم: ۸۸۔۱۰۲۹، واحمد فی المسند ۶/۳۵۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِیءُ غَضَبَ الرَّبِّ، وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ (۱)

بے شک صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بُری موت کو دور کرتا ہے۔

یعنی صدقہ وخیرات کرنے والا حادثاتی موت سے محفوظ رہتا ہے جس سے عام طور پر لوگ پناہ مانگتے ہیں اللہ سب کو ایسی موت سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا (۲)

صدقہ کرنے میں جلدی کرو کہ کوئی آفت وبلا صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔

کوئی نہیں جانتا کہ کب اور کس طرف سے کوئی مصیبت آپڑے لہٰذا اس نامعلوم مصیبت کو روکنے کے لئے صدقہ کرتے رہنا چاہئے چونکہ آنے والی مصیبت کا پتہ نہیں ہوتا لہٰذا اس کے ٹلنے کا بھی پتہ نہیں ہوتا لیکن حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے۔

حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ بندے کو نعمتوں سے نوازتا ہے اور دیکھتا ہے کہ بندہ مخلوق کے ساتھ کیا برتاؤ کرتا ہے پس اگر بندہ ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرتا رہتا ہے تو اللہ بھی اس پر اپنی نوازشات کی بارش جاری رکھتا ہے اور اگر وہ بندوں سے منہ پھیر لیتا ہے اور ضرورت مندوں کو حقیر جاننے لگتا ہے تو اللہ بھی اس پر اپنی رحمت کا دروازہ بند کر دیتا ہے اور وہ

---

۱) مشکوۃ المصابیح، المجلد (۱۔۲)، کتاب الزکوۃ، باب (۶)، فصل الصدقۃ، الفصل الثانی، ص ۳۶۲، الحدیث: ۱۹۰۹، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت: الطبعۃ الاولی ۱۴۲۴ھ، ۲۰۰۳ء، واخرجہ الترمذی فی السنن ۳/۵۵۲، حدیث رقم: ۶۶۴

۲) مشکوۃ المصابیح، المجلد (۱۔۲)، کتاب الزکوۃ باب (۵)، الانفاق وکراہیۃ الامساک، الفصل الثالث، ۱۸۸۷۔(۲۹) مطبوعۃ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت الطبعۃ الاولی، ۱۴۲۴ھ، ۲۰۰۳ء، واخرجہ البیہقی فی شعب الایمان بلفظ باکروا، حدیث رقم: ۳۳۵۳

نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے"۔

"حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کوئی سائل آ جاتا تو آپ اس کا بہت احترام کرتے اس کے ساتھ مہمان جیسا سلوک کرتے بار بار مرحبا کہتے اور فرماتے آپ نے تشریف لاکر مجھ پر بڑا احسان کیا کہ اللہ آپ کی برکت سے میرے گناہ معاف فرمادے گا آپ اس کی ضرورت معلوم کرتے اور کسی نہ کسی طرح اس کو پورا کردیتے تھے"۔

"حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے کسی تاجر نے سوال کیا کہ میں صدقہ دینا چاہتا ہوں لیکن کسے دوں مجھے تو کوئی مستحق نظر نہیں آتا آپ نے فرمایا تمہیں صدقہ کرنا ہے تو کردو مستحق اور غیر مستحق دیکھنے کی کیا ضرورت ہے جسے بھی دوگے اجر وثواب پاؤگے"۔

"حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے دربار میں ایک صاحب حاضر ہوئے اور کہا حضور! میرا ایک دوست بہت قرض دار ہے میں اس کے لئے چندہ کررہا ہوں تاکہ اس کا قرض ادا ہوجائے آپ نے پوچھا تمہارے دوست پر کتنا قرضہ ہے بتایا گیا چار ہزار درہم آپ نے پوری رقم دیتے ہوئے فرمایا تم اپنے دوست کا قرضہ ادا کردو، چندہ مت کرو کہ اس سے تمہیں بھی تکلیف ہو رہی ہے اور جس کے لئے چندہ کیا جارہا ہے اسے ندامت و شرمندگی ہوگی"۔

یہ ہے افضل صدقہ کہ ضرورت مند سامنے بھی نہ آئے بس اس کی ضرورت کا کسی صاحب ثروت کو پتہ چلے تو وہ اس کی ضرورت پوری کردے تاکہ اسے شرمندگی نہ ہو خاص طور پر کسی باعزت آدمی کا قرض ادا کردینا یا اس کی کوئی دوسری ضرورت پوری کردینا اس طرح کہ اس کی عزت نفس مجروح نہ ہو بڑا ہی باعث اجر وثواب ہے۔

بہرحال شب برأت کی عبادتوں میں سے ایک عبادت صدقہ بھی ہے جو دیگر عبادات کی قبولیت کا ذریعہ ہے اس سے آفات وبلیات دور ہوتی ہوئی الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات ملتی ہے فتح ونصرت کے دروازے کھلتے ہیں۔

ایصال ثواب:

یعنی تلاوت قرآن کریم فاتحہ صدقہ وخیرات وغیرہ کا مردوں کو ثواب پہونچانا ثواب بخشنا، قرآن وحدیث کی تعلیمات کا ایک حصہ ہے، اس سے کسی کو اختلاف نہیں، درحقیقت یہ زندہ ومردہ کے درمیان رابطہ کا ایک ذریعہ ہے، جس سے زندوں کو اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے سکون ملتا ہے اور مردے کے لئے اپنے اعزا واحباب کی طرف سے ہدیہ ذریعہ مغفرت ہوتا ہے ذریعہ بلندی درجات ہوتا ہے، نیز جس طرح یہ ثواب مردوں کو پہونچتا ہے اسی طرح ان اعمال کا ثواب زندوں کو بھی ملتا ہے ان کے لئے باعث خیر وبرکت ہوتا ہے ذخیرہ آخرت بنتا ہے۔

ایصال ثواب کے لئے کوئی دن یا کوئی وقت مقرر نہیں جب چاہیں کریں لیکن معلم کامل ﷺ نے جن ایام واوقات کا ذکر فرمایا ہے ان میں یہ عمل کرنا افضل وبہتر ہے اور اس کی قبولیت کا مزید یقین کیا جاسکتا ہے۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب عید کا دن ہوتا ہے یا عاشوراء (دس محرم) رجب کا پہلا جمعہ، شب برأت، ہر جمعہ کی رات تو مردے اپنی قبروں سے نکلتے ہیں (یعنی مُردوں کی روحیں) اور وہ اپنے گھروں کے دروازوں پر پہنچ کر کہتے ہیں:

تَرَحَّمُوْا عَلَيْنَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ بِصَدَقَةٍ وَلَوْ بِلُقْمَةٍ مِّنْ خُبْزٍ فَاِنَّا مُحْتَاجُوْنَ اِلَيْهَا فَاِنْ لَّمْ يَجِدُوْا شَيْئًا يَرْجِعُوْنَ الْحَسْرَةَ (۱)

اے گھر والو! ہم پر رحم کرو آج کی رات میں ہمارے لئے کچھ صدقہ کرو چاہے روٹی کا ایک ہی نوالہ ہو کیوں کہ ہم لوگ صدقہ، خیرات، فاتحہ، درود وغیرہ) کے محتاج ہیں پس اگر اہل خانہ جو (جو ان اوقات میں اپنے مرحومین کے لئے ایصال ثواب کا کوئی اہتمام نہیں کرتے) کی طرف سے انہیں کچھ نہیں ملتا تو وہ حسرت وناامیدی کے ساتھ واپس ہوجاتی ہیں۔

---

۱) اس حدیث کو امام اہلسنت امام احمد رضا علیہ الرحمہ متوفی ۱۳۴۰ھ نے اپنے رسالے **اتیان الارواح لدیارھم بعد الرواح**، ص۵، میں نقل کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے آقا ﷺ سے سوال کیا یارسول اللہ! ہم اپنے مُردوں کے لئے صدقہ کرتے ہیں، حج کرتے ہیں اور ان کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں تو کیا یہ سب انہیں پہونچتا ہے آپ نے فرمایا:

نَعَمْ اِنَّهُ لَيَصِلُ اَلَيْهِمْ وَهُمْ يَفْرَحُوْنَ بِهِ كَمَا يَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِالطَّبَقِ اِذَا اُهْدِیَ اِلَيْهِ

ہاں بے شک ان تمام اعمال کا ثواب انہیں ضرور پہونچتا ہے اور وہ اسی طرح خوش ہوتے ہیں جس طرح تم ایک طبق ہدیہ ملنے پر خوش ہوتے ہو۔

یہ بات قابل غور ہے کہ مردوں کو زندوں کی طرف سے موصولہ ثواب سے ایسی ہی فرحت و مسرت ہوتی ہے جیسے ہمیں کوئی تحفہ حاصل کر کے ہوتی ہے اسی سے یہ مفہوم بھی ملتا ہے کہ جس طرح ہماری خوشی میں کمی زیادتی کا تعلق ہدیہ دینے والے کی نسبت سے ہوتا ہے کہ کسی غیر کا ہدیہ اتنا باعث مسرت نہیں ہوتا جتنا اپنے عزیز کا اور اس سے بھی زیادہ قریبی عزیز کا اور اس سے بھی زیادہ اولاد کا یہی حال مرحومین کا بھی ہے، کہ انہیں سب سے زیادہ اس ہدیہ ثواب پر مسرت ہوتی ہے جو ان کے عزیزوں ان کی اولاد کی طرف سے انہیں بخشا اور پہونچایا جاتا ہے لہٰذا اپنے مُردوں کے لئے یتیم خانہ کے بچوں مدارس کے طلباء اور اہل محلہ سے قرآن خوانی کرا لینا ہی کافی نہیں بلکہ بذات خود بھی روزانہ ان کے لئے کچھ کرنا چاہئے مثلاً جس قدر میسر ہو روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کی جائے کلمات طیبات کا ورد کیا جائے درود شریف پڑھا جائے یا کم از کم ہر نماز کے بعد ۳ مرتبہ سورۂ اخلاص اور ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب کر دیا جائے یاد رکھئے مرحوم اپنی زندگی میں جس سے زیادہ محبت کرتا تھا اس کی طرف سے ایصال ثواب سے اس کو زیادہ خوشی میسر آئے گی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب کوئی اپنے مردے کے لئے ایصال ثواب کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اسے ایک طباق میں رکھتے ہیں اور مردے کی قبر کے کنارے کھڑے ہو کر کہتے ہیں:

يَاصَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِيْقِ هٰذِهٖ هَدْيَةٌ اَهْدَا هَا اِلَيْكَ فَاقْبِلْهَا

اے گہری قبر والے! یہ ہدیہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے اسے قبول کر۔

فَيَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَفْرَحُ بِهَا وَيَسْتَبْشِرُ

پھر وہ قبر میں جا کر ہدیہ پیش کرتے ہیں، تو مردہ اسے لے کر خوش ہوتا اور اظہار خوشی کرتا ہے۔

وَيَحْزُنُ جِيْرَانُهُ الَّذِيْنَ لَا يُهْدیٰ اِلَيْهِمْ شَیْءٌ (۱)

اور مردے کے وہ پڑوسی غمزدہ ہوتے ہیں جنہیں کچھ نہیں بخشا گیا (اپنے مردوں کو رنج و ملال سے بچانے کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ ہدیہ بھیجتے رہنا چاہئے)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب میری والدہ کا انتقال ہوا تو میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض گذار ہوا یارسول اللہ! کیا میں اپنی ماں کے لئے کچھ صدقہ کر سکتا ہوں فرمایا نعم میں نے پوچھا، "اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ" کونسا صدقہ افضل ہے ارشاد ہوا، اَلْمَاءُ پانی پس میں نے اپنی ماں کے ایصال ثواب کے لئے ایک کنواں کھدوایا، میرے آقا ﷺ اس کنوئیں پر تشریف لائے اور اس صدقہ کی قبولیت کے لئے دعا کی نیز فرمایا، "هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ" (۲) یہ کنواں ام سعد کے لئے ہے، (اسی لئے یہ کنواں بنام ام سعد کے نام سے مشہور ہوا)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اِذَا تَصَدَّقَ اَحَدُكُمْ بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعًا فَلْيَجْعَلْهَا عَنْ اَبَوَيْهِ فَيَكُوْنَ لَهُمَا اَجْرُهُمَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْءٌ

جب تم میں سے کوئی نفلی صدقہ کرے تو اس کا ثواب اپنے والدین کو بخش دیا کرے پس یہ ہدیہ ثواب والدین کو بھی پہونچے گا اور کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

---

۱) جامع الرضوی المعروف بہ صحیح البہاری، المجلد (۴) ص ۱۰۹، مطبوعۃ: عظیم آبادی

۲) مشکوٰۃ المصابیح، المجلد (۱-۲) کتاب الزکوٰۃ، (۶) فضل الصدقہ، ص ۳۶۳، الحدیث: ۱۹۱۲، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی، ۱۴۲۴ھ، ۲۰۰۳ء) واخرجہ ابوداؤد فی السنن ۲/۳۱۳، حدیث رقم: ۱۶۷۹، والنسائی فی السنن ۶/۲۵۴، حدیث رقم: ۳۶۶۴، وابن ماجہ فی السنن: ۲/۲۱۴، حدیث رقم: ۳۶۸۴

بہر حال زندوں پر ان کے مردوں کا یہ حق ہے کہ وہ انہیں یاد رکھیں بایں صورت کہ اپنے اعمال صالحہ کا اجر ان کو بخشتے رہیں کہ اس عمل میں کسی طرح کا خسارہ یا نقصان نہیں نہ تو یہ ہے کہ ثواب بخشنے والا خود ثواب سے محروم ہو جائے گا بلکہ اس کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی جیسا کہ ابھی آپ نے پڑھا اور نہ ہی یہ کہ صدقہ وغیرہ پر کچھ خرچ ہوگا تو دولت میں کمی آ جائے گی ایسا ہرگز نہیں گذشتہ صفحات پر آپ پڑھ چکے ہیں کہ صدقہ فراخی رزق کا ذریعہ حصول برکت کا وسیلہ ہے مزید برآں یہ کہ اس سے آفات و بلیات دور ہوتی ہیں، یہ کب ممکن ہے کہ اللہ کے نام پر خرچ کیا جائے اور اللہ اس کے بدلے مزید عطا نہ فرمائے اس کا وعدہ ہے۔

﴿وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ﴾ (الانفال:۸/۶۰)

ترجمہ:۔ اور تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تمہیں اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

تنگی کے خوف سے، صدقہ و خیرات اپنے والدین اور اعزاء و اقارب کے ایصال ثواب پر خرچ کرنے میں کنجوسی کرنے والے رزّاق حقیقی اللہ وحدہٗ لاشریک کے اس ارشاد پر غور کریں اور اپنے دلوں سے شیطانی وسوسہ نکالیں اور دل کھول کر خوش ہو کر اللہ و رسول کی رضا کے لئے صدقہ و خیرات کیا کریں ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَھُوَ یُخْلِفُہٗ وَھُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ﴾ (السباء:۳۴/۳۹)

ترجمہ:۔ اور تم جو چیز خرچ کرتے ہو تو وہ (اللہ) اس کی جگہ اور دے دیتا ہے اور وہی بہترین رزق دینے والا ہے۔

کم خرچ کرو یا زیادہ خیر الرازقین اس کو ضرور پورا کر دیتا ہے چاہے تمہیں اندازہ ہو یا نہ ہو پس ایصال ثواب کے لئے خوب خرچ کرو کمی نہیں ہوگی۔

شب برأت کے اعمال حسنہ میں سے ایک عمل ایصال ثواب بھی ہے کہ چودہ یا پندرہ یا

دونوں دن، مرحومین کی فاتحہ دلائی جائے، فاتحہ کے لئے کسی پسندیدہ کھانے کا تعین کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں کوئی حرج نہیں کوئی گناہ نہیں، جیسا کہ ہمارے یہاں رواج ہے کہ شب برأت میں فاتحہ کے لئے حلوہ بنایا جاتا ہے، رجب میں پوریاں بنائی جاتی ہیں محرم میں حلیم اور عید پر سویاں فاتحہ کے لئے مخصوص ہیں اس تعین پر نہ کسی کو حق اعتراض ہے اور نہ کوئی وجہ اعتراض ہاں یہ خیال کہ مخصوص موقعوں کے لئے جن چیزوں کو مخصوص کر لیا گیا بس اسی پر فاتحہ ہو سکتی ہے اور کسی دوسری چیز پر نہیں جہالت بھی ہے اور حماقت بھی اگر یہ چیزیں بآسانی میسر ہوں تو سبحان اللہ ورنہ کسی بھی چیز پر فاتحہ دلائی جا سکتی ہے اور کسی چیز کا بھی ہونا لازم یا فرض نہیں صرف قرآنی آیات کی تلاوت کا ثواب بھی بخشا جا سکتا ہے یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ فاتحہ کے لئے کسی کھانے کا ہونا، اس کے ساتھ پھل، پانی، دودھ، چائے وغیرہ بوقت فاتحہ اگربتی سلگانا، کھانا سامنے رکھ کر آیات قرآنی تلاوت کرنا اور دیگر آداب کا لحاظ رکھنا یہ تمام امور مستحب ہیں افضل ہیں باعث ثواب ہیں لیکن ان کو فرض و واجب کا درجہ دے دینا لازمی خیال کرنا جہالت ہے جب کہ ان مستحبات کو بدعت قرار دینا شرک کہنا ناجائز کہنا بھی بلا دلیل ہے جہالت ہے مسلمانوں کو نیک عمل سے روکنا ہے پس شرعی حدود کا لحاظ رکھتے ہوئے فاتحہ دلائی جائے۔

قبرستان جانا:۔

قبرستان جانا ایک ایسا عمل ہے جو دنیا کی تمام مذہبی قوموں میں پایا جاتا ہے شاید ان کے یہاں اس کا مقصد اپنے اعزاء و اقارب کی قبروں کی دیکھ بھال ان کی صفائی ستھرائی اور ان کی موت پر اظہار افسردگی ہے کہ غیر مسلم ممالک میں ہم نے ان لوگوں کو یہی کچھ کرتے دیکھا ان کے یہاں بھی خصوصیت کے ساتھ تہواروں پر قبرستان جانے کا رواج زیادہ ہے۔

معلم کامل ﷺ نے ہمیں قبرستان جانے کی صرف اجازت ہی نہ دی بلکہ بعض مواقع پر آپ نے زیارت قبور کی تاکید فرمائی ہے آپ نے اپنے عمل سے اسے ہمارے لئے سنت بنایا، نیز قبروں کی دیکھ بھال صفائی ستھرائی رات میں آنے جانے والوں کی سہولت کے پیش نظر روشنی کا

انتظام، زائرین کے لئے پانی وغیرہ کا اہتمام اور ان جیسے دیگر امور کی تعلیم دی لیکن اس عمل کا بنیادی واہم ترین مقصد اہل قبور کے لئے ہدیہ ثواب پیش کرنا اور ان سے فیوض و برکات حاصل کرنا قرار دیا گیا کہ اولیاء واتقیاء اور علماء ومشائخ کے مزارات پر حاضری کا مقصد ان سے عقیدت ومحبت کا اظہار ان کے لئے ہدیہ ثواب پیش کر کے ان کی توجہ حاصل کرنا اور اللہ کے دربار میں ان کو وسیلہ بنا کر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی کا طلب گار ہونا اور اپنے دینی ودنیوی مقاصد میں کامیابی کے لئے دعائیں کرنا ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ کے نیک بندوں، مقدس مقامات اور مخصوص اوقات کو وسیلہ بنانا قرآن وحدیث سے ثابت ہے (جس کا ذکر ہم ابھی کرتے ہیں) جب کہ عام لوگوں کی قبور پر حاضری کا مقصد ان کے لئے تلاوت قرآن اور دیگر اعمال صالحہ کا ثواب پہونچانا ہے جس سے ان کی روحوں کو سکون میسر آتا ہے اور وہ خوش ہوتی ہیں۔

گاہے بگاہے قبرستان جاتے رہنے کا ایک اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان اپنے بزرگوں یا اعزاء واقارب کو منوں مٹی تلے مدفون دیکھ کر اپنے مستقبل کا احساس کرے اور سوچے جب یہ نہ رہے تو میں کیسے رہ سکتا ہوں عبرت حاصل کرے کہ اس چند روزہ زندگی کے لئے ہم جو کچھ کرتے ہیں اس کا فائدہ یا نقصان باقی رہ جاتا ہے جب کہ ہم چل دیتے ہیں یعنی قبرستان کی حاضری سے موت کی یاد تازہ رہتی ہے جب کہ آقا ﷺ کا ارشاد ہے کہ "تُذَكِّرُ الْمَوْتَ فَاِنَّهَا ذَمُّ الْلَذَّاتِ"(۱) موت کو یاد رکھو کہ اس کی یاد عیش وعشرت کی زندگی بسر کرنے سے روکتی ہے ہماری

۱) مشکوۃ المصابیح، کتاب الجنائز: باب زیارۃ القبور، فصل اول میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا فَزُوْرُوْا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ یعنی پس تم قبروں کی زیارت کرو بے شک یہ (یعنی قبرستان کی حاضری) موت کی یاد دہانی ہے۔ اخرجہ فی صحیحہ: ۲/۶۷۱، حدیث رقم: ۱۰۸-۹۷۶، ابوداؤد فی السنن ۳/۵۵۷، حدیث: ۳۲۳۴، النسائی فی السنن: ۴/۹۰، حدیث رقم: ۲۰۳۴، وابن ماجہ فی السنن: ۱/۵۰۱، حدیث رقم ۱۵۷۲، واحمد فی المسند ۲/۴۴۱ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا، فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ الدُّنْيَا، وَ تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ (مشکوۃ المصابیح، الجلد (۱-۳)، کتاب الجنائز، باب (۸)، زیارۃ القبور، الفصل الثالث، ص ۳۴۳، الحدیث: ۱۷۶۹-(۸)، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی، ۱۴۲۴ھ، ۲۰۰۳ء) واخرجہ ابن ماجہ فی السنن ۱/۵۰۱، حدیث رقم: ۱۵۷۱ یعنی میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا، پس تم قبروں کی زیارت کرو کیونکہ زیارت قبور دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی یاد تازہ کرتی ہے۔

بدعملیوں کا سبب موت سے غفلت اور اسے بھول جانا ہے جب کہ موت کو یاد کرنے والے ہمیشہ اپنے انجام کو بہتر بنانے کیلئے دین کی پابندی کرتے اور شریعت کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

قبرستان کے آداب:۔

قبرستان میں اگرچہ بغیر وضو کے داخل ہوسکتے ہیں لیکن افضل وبہتر باوضو داخل ہونا ہے ویسے بھی مسلمان کو ہر وقت باوضو رہنا چاہئے خاص طور پر گھر سے باہر نکلنے سے پہلے ضرور وضو کر لینا چاہئے جب قبرستان میں داخل ہوں تو اہل قبور کو سلام کریں صرف "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ" کہہ لیں اگر ہوسکے تو آقا ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق سلام پیش کریں اور کہیں، "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ اَنْتُمْ سَابِقُوْنَ وَ اِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ"(۱) اے اہل قبور! آپ پر سلامتی ہو آپ تو جاچکے اور ہم ان شاء اللہ پہونچنے والے ہیں ان قبور کو دیکھتے ہی چہرے پر افسردگی، سوچ وفکر میں تبدیلی اور دل میں موت کے لئے آمادگی ایمان کی علامات ہیں۔

فاتحہ کا طریقہ:۔

جس قبر پر حاضری مقصود ہے اگر آسان ہو تو اس کے قریب ہو کر صاحب قبر کے چہرے کے مقابل کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی جائے بہتر تو یہی ہے کہ فاتحہ کے لئے وہی مخصوص آیات

۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ قبرستان کے پاس سے گذرے رُخ انور کو قبرستان کی طرف کیا اور فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ، وَ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ، اسی طرح سلام کا طریقہ حضرت بریدہ اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مروی ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، الجلد (۱-۲) کتاب الجنائز، باب (۸)، زیارۃ القبور، ص ۳۴۳-۳۴۴، الحدیث: ۱۷۶۴، ۱۷۶۵-۱۷۵۶-۱۷۵۷ (۳،۴،۵،۶) مطبوعہ: دار الکتب العلمیۃ بیروت، الطبعۃ الاولی، ۱۴۲۴ھ، ۲۰۰۳ء، حدیث رقم: (۱۰۴-۹۵۷)، (۱۰۲-۹۷۴)، (۱۰۳-۹۷۴) میں اور امام ترمذی نے اپنی سنن (حدیث رقم: ۱۰۵۳) میں اور ابن ماجہ نے اپنی سنن (حدیث رقم: ۱۵۴۷) میں، امام نسائی نے اپنی سنن (حدیث رقم: ۲۰۳۹، ۲۰۳۸) میں اور امام احمد نے المسند (۵/۳۵۳) میں روایت کیا ہے۔

اور سورتیں تلاوت کی جائیں جو بزرگوں نے تعلیم دی ہیں اور ثواب کے اعتبار سے ان کی تلاوت افضل ہے لیکن اگر یہ یاد نہ ہوں تو جو کچھ یاد ہے، وہ پڑھا جائے فاتحہ سے پہلے اور آخر میں درود شریف پڑھا جائے، ہوسکے تو درود تاج پڑھیں کہ درود تاج، درود کے گلدستوں میں حسین و خوبصورت ترین گلدستہ ہے پھر ایصال ثواب کریں جس کا کوئی متعین طریقہ نہیں اپنی زبان میں جن الفاظ اور جملوں سے چاہیں ہدیہ ثواب پیش کردیں اس موقع پر اللہ کے نیک بندوں کے وسیلہ سے جو چاہیں دعا کریں خاص طور ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت ہونے کی دعا کریں جتنی دیر ممکن ہو قبرستان میں ٹھہریں، قبروں پر نظر ڈالیں عبرت حاصل کریں اور اپنے انجام پر غور کریں اس دوران درود شریف یا قرانی آیات وغیرہ کا ورد جاری رکھیں قبرستان سے باہر نکلیں تو پھر قبروں کی طرف رخ کر کے ایصال ثواب کریں اور یہ سوچتے نکلیں کہ "اب تو میں جا رہا ہوں لیکن ایک دن ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مجھے یہیں آنا ہے"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا، "کہ جو شخص قبرستان جا کر گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ "پڑھے اور مردوں کو اس کا ثواب بخشے،"اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ"(۱) تو پڑھنے والوں کو اس قبرستان میں موجود مردوں کی تعداد کے برابر ثواب دیا جائے گا۔

قبروں کا احترام:۔

اسلام، زندوں، مردوں، اپنوں، غیروں، دوستوں، دشمنوں یعنی انسان اور انسانیت کے احترام کی تعلیم دیتا ہے یہ ایک طویل مضمون ہے جس کو اس مختصر مقالہ میں بیان کرنا ممکن نہیں اہل ذوق حضرات ہماری کتاب، "یاایھا الذین امنوا" جلد اول و دوم کا مطالعہ کریں جہاں اس عنوان پر ہم نے نہایت تفصیلی اور مفید گفتگو کی ہے۔

۱) شرح الصدور شرح حال الموتی والقبور، باب فی قرأۃ القرآن للمیت اوعلی القبر، ص۱۳۰، مطبوعہ مکتبہ بحر العلوم، کراچی، الطبعۃ الثانیہ)

یہاں صرف سورۃ الحجرات کی ایک آیہ مبارکہ پر غور کر لیجئے جو تعلیم احترام کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے ارشاد ہوتا ہے۔

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (الحجرات:۴۹/۱۱)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! نہ مذاق اڑائے، مردوں کی ایک جماعت دوسری جماعت کا شاید وہ ان مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں مذاق اڑایا کریں دوسری عورتوں کا شاید وہ مذاق اڑانے والیوں سے بہتر ہوں اور نہ عیب لگاؤ ایک دوسرے کو اور نہ کسی کو دوسرے القاب سے بلاؤ کتنا برا نام ہے مسلمان ہونے کے بعد فاسق کہلانا اور جو لوگ باز نہ آئیں تو وہی ظالم ہیں۔

غور فرمائیے اس آیہ مبارکہ پر مذاق اڑانا الزام تراشی، گالی گلوچ، یہی تو بنیادی ذرائع ہیں بے عزتی اور بے حرمتی کے جب لوگ ان کے عادی ہو جاتے ہیں تو معاشرے میں نہ کسی کی عزت و آبرو محفوظ رہتی ہے نہ ہی انسانی اقدار باقی رہتے ہیں یہ معاشرہ، بداخلاقی، بدعنوانی، بے اعتمادی جیسے مہلک امراض کا شکار ہوجاتا ہے جس کا نتیجہ قتل و غارت لوٹ مار اور بدامنی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے ایسے معاشرے میں دور دور باہمی احترام نظر نہیں آتا اور نہ ہی یہ معاشرہ دوسرے لوگوں کی نظروں میں باوقار اور باعزت رہتا ہے جو دین معاشرے کے امن و امان کی بقا کے لئے باہمی عزت و احترام کی تاکید کرتا ہے وہ ان تباہ کن عادات کی اجازت ہرگز نہیں دے سکتا اور جو لوگ ان عادات میں مبتلا ہوں انہیں ظالم قرار دیتا ہے۔

اسلام نے اس باعزت معاشرے کی بقا اور حفاظت کے لئے مردوں کی لاشوں اور ان کی قبروں تک کے احترام کا حکم دیا غور فرمائیے کہ مردے کو غسل دیتے وقت حکم دیا گیا کہ پانی نہ

زیادہ گرم ہو نہ زیادہ ٹھنڈا موسم کے اعتبار سے پانی کا درجہ حرارت وہی ہونا چاہئے جو زندہ جسم کے لئے قابل برداشت ہو غسل دینے والوں کے لئے حکم ہے کہ مردے کے ستر پر صرف حسب ضرورت ہی نظر ڈالی جائے نیز اگر جسم کا کوئی عیب نظر آئے تو اسے راز رکھا جائے ہرگز لوگوں میں بیان نہ کیا جائے مردے کے اعضاء اس کی وصیت کے باوجود نکالنے یا پوسٹمارٹم کرنے کی سختی سے ممانعت کی گئی کہ ان چیزوں سے لاش کی بے حرمتی ہوتی ہے، مردے کو اور اس کے اعزاء اقارب کو تکلیف ہوتی ہے اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا اور اسی طرح اپنے مردے کی قبر تک پہونچنے کی غرض سے دوسرے مردوں کی قبروں کو روندنا ان کے اوپر چلنا ممنوع قرار دیا گیا اپنے مردے کی تدفین کے دوران کسی مردے کی قبر پر بیٹھنے یا اس سے ٹیک لگانے کی ممانعت کی گئی اللہ کے رسول ﷺ نے ایک شخص کو کسی کی قبر سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے دیکھا تو فرمایا، "يَا صَاحِبَ الْقَبْرِ لَا تُؤْذِيْ صَاحِبَ الْقَبْرِ وَلَا يُؤْذِيْكَ "(۱) اے قبر پر بیٹھنے والے! صاحب قبر کو تکلیف نہ پہونچا کہ وہ تجھے تکلیف نہیں دیتا ذرا سوچئے اگر آپ اپنے باپ یا کسی عزیز کی قبر پر کسی کو چلتا یا اس پر بیٹھا دیکھ لیں تو آپ کی کیا حالت ہوگی تو آپ کس طرح کسی دوسرے کے باپ یا عزیز کی قبر کی بے حرمتی کرنا گوارا کرتے ہیں۔

بہر حال اسلام، لاشوں اور قبروں کی بے حرمتی کی ممانعت کرتا ہے کہ ان کے احترام سے معاشرے میں احترام کا سایہ دار درخت پروان چڑھتا ہے کہ جب آپ کسی کے مردے کی لاش کا احترام کریں گے اس کی قبر کا احترام کریں گے تو اس کے دل میں آپ کا احترام پیدا ہوگا۔

سوچئے کہ جو مذہب اپنے ماننے والوں کو مردوں اور قبروں تک کے احترام کا حکم دیتا ہے وہ کب کسی زندے کی بے حرمتی برداشت کر سکتا ہے وہ کب کسی کی عزت و آبرو یا مال و دولت پر

۱) اس حدیث کو امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ نے امام طبرانی، حاکم اور ابن مندہ سے عمار بن حزم کی روایت سے نقل کیا ہے۔ (شرح الصدور، بشرح حال الموتی والقبور، باب تاذیہ بسائر وجوہ الاذی، ص ۱۲۶، مطبوعۃ: مکتبہ بحر العلوم، کراچی، الطبعۃ الثانیہ)

ڈاکہ ڈالنے، بدامنی اور دہشت گردی پھیلانے کی اجازت دے سکتا یا حمایت کر سکتا ہے اگر احکام اسلام پر غور کر لیا جاتا یا ہم احکام اسلام کی تبلیغ میں کامیاب ہوتے تو ہرگز ہم پر دہشت گرد دہشت گردی کا الزام نہ لگا پاتے۔

قبروں یا قبرستانوں کو صاف ستھرا رکھنا، قبروں پر پھول چڑھانا، یا پھول دار پودے لگانا، قبرستان میں زائرین کی سہولت کے لئے سایہ دار درخت لگانا، روشنی کرنا، پانی وغیرہ کا انتظام کرنا یہ تمام امور جائز اور مستحسن ہیں کہ یہ بھی مردوں اور قبروں کے احترام کا حصہ ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ آقائے رحمت ﷺ کا ایک قبرستان سے گذر ہوا آپ دو قبروں کے قریب رک گئے اور آپ نے نہایت افسردگی کے ساتھ فرمایا کہ یہ دونوں مردے دردناک عذاب میں مبتلا ہیں ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغل خوروں کے ساتھ رہتا تھا، پھر آپ نے ایک سبز شاخ منگائی اور اس کو چیر کر دونوں قبروں پر لگا یا راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا یارسول اللہ! اس شاخ سے کیا فائدہ ہوگا آپ نے فرمایا جب تک یہ شاخ تر و تازہ رہے گی اللہ کی تسبیح کرتی رہے گی جس کے سبب ان مردوں کے عذاب میں کمی رہے گی۔

قبروں پر سبز شاخ لگانے، پودے لگانے اور پھول ڈالنے کی اصل آقا ﷺ کا یہی عمل ہے یاد رہے کہ قبر پر ایسا پودا لگانا چاہئے جس کی جڑیں قبر کے اندر تک نہ پہونچیں۔ ایسا درخت ہرگز نہ لگایا جائے جس کی جڑیں گہرائی تک پہونچیں کہ اس سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے نیز عام قبروں پر پھول اسی لئے ڈالے جاتے ہیں کہ ان کی تسبیح مردے کے عذاب قبر سے محفوظ رہنے کا سبب بنتی ہے جب کہ علماء و اولیاء کی قبروں پر پھول، یا پھولوں کی چادریں یا کپڑے کی چادریں، چڑھانے کا مقصد ان کے احترام کا اعتراف اور ان سے عقیدت و محبت کا اظہار ہوتا ہے تا کہ ان کے فیوض و برکات حاصل کئے جا سکیں کہ اللہ کے نیک بندے جس طرح زندگی میں اپنے عقیدت مندوں کو نوازتے ہیں اسی طرح دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی ان پر اپنا فیض جاری رکھتے ہیں۔

وسیلہ:۔

یہاں چند باتیں، وسیلہ سے متعلق عرض کر دینا ضروری ہیں یاد رکھئے کہ وسیلہ اصل یا منزل تک پہونچنے یا اس کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے اصل یا منزل نہیں مثلاً دعا کے لئے اپنے آقا ﷺ کو وسیلہ بنانا اور کہنا، "اے اللہ! اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے میری دعاؤں کو قبول فرما، دعاؤں کی قبولیت کی درخواست اللہ ہی سے کی جارہی ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا قبولیت کے لئے سہارا لیا جارہا ہے آپ کو صرف وسیلہ بنایا جارہا ہے پس اسے شرک قرار دینا یا ناجائز وحرام کہنا بڑا ہی ظلم ہے جب کہ قرآن وحدیث اور عمل صحابہ سے بھی وسیلہ حاصل کرنے کی اجازت ملتی ہے نیز یہ سنت الٰہیہ ہے سنت انبیاء ورسل ہے سنت صحابہ ہے سنت اولیاء واتقیاء ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ﴾
(البقرہ:۲/۱۵۳)

ترجمہ:۔اے ایمان والو! مدد چاہو، صبر سے اور نماز سے بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

الجھن وپریشانی کے وقت صبر ونماز کا سہارا لینے ان اعمال سے مدد حاصل کرنے اور ان کو وسیلہ بنانے کا حکم دیا گیا اسی کے ساتھ یہ بھی بتا دیا گیا کہ صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ ہوتا ہے پس انہی کی مدد سے تم اللہ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں، "وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ" اور سچے کے ساتھ رہا کرو نیز فرمایا گیا

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ﴾ (المائدہ:۵/۳۵)

ترجمہ:۔اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو

وسیلہ سنت الٰہیہ ہے:۔

اللہ جو یقیناً قادر مطلق ہے اپنے انعامات سے نوازنے کے لئے وہ بلاشبہ کسی وسیلہ کا محتاج نہیں لیکن اس کی سنت ہے، اس کا طریقہ ہے کہ وہ کوئی نعمت بغیر وسیلہ کے عطا نہیں فرماتا، انسانوں کی ہدایت کے لئے، اس نے انبیاء ورسل کو وسیلہ بنایا اور انہیں اپنے پیغام واحکام دینے کے لئے حضرت جبرئیل کو وسیلہ بنایا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی قدرت کاملہ سے بغیر باپ کے پیدا فرمایا لیکن اس عمل کی تکمیل کے لئے حضرت جبرئیل کو وسیلہ بنایا یہ سب اس لئے ہے کہ اس کے قرب کے خواہاں اور اس کے دربار کے بھکاری وسیلہ کی اہمیت کو جان لیں اور اچھی طرح سمجھ لیں کہ اس کی رضاء وقرب کا حصول اور اس کی بارگاہ میں تمہاری دعاؤں کی رسائی اور ان کی قبولیت بغیر وسیلہ کے ممکن نہیں کہ بغیر وسیلہ دینا اس کی عادت نہیں۔﴿وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ﴾

وسیلہ سنت انبیاء ہے:۔

حضرت آدم علیہ السلام معافی کی درخواست پیش کرتے ہیں "یَارَبِّ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِیْ" اے رب! میں بوسیلہ محمد ﷺ تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری غلطی کو معاف فرما دے اور یہی طریقہ دیگر انبیاء ومرسلین نے اختیار فرمایا حتی کہ خود حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی چچی کے لئے دعائے مغفرت کی تو عرض کیا، "بِحَقِّ نَبِیِّکَ وَالْاَنْبِیَاءِ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِیْ فَاِنَّکَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ" اے اللہ! میری چچی کی مغفرت فرما، ان کی قبر کو وسیع فرما اپنے نبی اور مجھ سے پہلے انبیاء کے وسیلہ سے نیز آپ نے اپنے غلاموں کو وسیلہ اختیار کرنے کی تعلیم دی۔

وسیلہ سنت صحابہ ہے:۔

صحابہ کرام کی یہ عادت مبارکہ رہی کہ وہ دعا کراتے اور اللہ کے دربار میں اپنی دعاؤں کی قبولیت کی درخواست کرنے کے لئے آقا ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے ان حضرات کا یہ

طریقہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی جاری رہا یہاں تک کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو وسیلہ بنا کر دعائیں کیا کرتے تھے اور اللہ کے دربار میں ان کے دعاؤں کو شرف قبول حاصل ہوتا تھا۔

غرض یہ کہ وسیلہ کے انکار کی نہ کوئی وجہ ہے نہ اس کی کوئی دلیل ہاں واضح ثبوت اور مضبوط دلائل موجود ہیں جس کو ہم نے نہایت تفصیل سے اپنی کتاب، "یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" (۱) میں بیان کیا ہے ملاحظہ ہو جلد دوم مقالہ ۳۴ یہاں بھی مختصراً ہم نے جو کچھ عرض کیا، وہ وسیلہ اختیار کرنے والوں کے اطمینان کے لئے کافی ہے پس شب برأت میں آپ جو بھی عبادات کر رہے ہیں اور جو بھی دعا کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے انہیں قبول فرمائے ہم امید کرتے ہیں کہ قارئین بھی ہمارے لئے اسی طرح دعا کریں گے۔

شب برأت منانے کا طریقہ

شب برأت کی برکتیں اور اس کے فضائل آپ پڑھ چکے اب آسانی کے لئے اس مقدس و بابرکت رات کو منانے کا طریقہ بھی معلوم کر لیجئے روزہ اگر چہ صرف پندرہ شعبان کا سنت ہے لیکن افضل ہے کہ چودہ، پندرہ دو دن روزہ رکھا جائے پندرہ شعبان کا روزہ جہنم کی آگ سے آزادی کا یقینی ذریعہ ہے جیسا کہ مخبر صادق ﷺ نے بتایا "مَنْ صَامَ یَوْمَ الْخَامِسِ عَشَرَ مِنْ شَعْبَانَ لَمْ تَمَسَّہُ النَّارُ" جس نے شعبان کی پندرہ تاریخ کو روزہ رکھا اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔

چودہ شعبان کو فاتحہ دیجئے جس کے لئے حلوا بنایا جائے یا کوئی بھی کھانے پینے کی چیز حسب توفیق سامنے رکھ لی جائے اگر کوئی چیز نہ ہو تو بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ فاتحہ کے لئے قرض ادھار کرنا جائز نہیں بہر حال قرآن کریم کی تلاوت اور سامنے رکھے کھانے کا ثواب مرحومین کو بخش

---

۱) یہ کتاب ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی سے شائع ہو چکی ہے۔

دیجئے فاتحہ اور ایصال ثواب کا طریقہ آگے آتا ہے۔

اب ساری رات عبادت کے لئے تیار ہو جائیے مستحب ہے کہ غسل کیا جائے صاف ستھرے کپڑے زیب تن کئے جائیں سرمہ و عطر استعمال کیا جائے عبادت کا آغاز فوراً بعد مغرب ہو گا نماز مغرب سے فارغ ہو کر چھ رکعت نماز نفل پڑھئے دو دو رکعت کی نیت کریں۔

پہلی دو رکعت صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر کے لئے نیت عام نوافل ہی کی طرح کی جائے گی سلام کے بعد ۲۱ مرتبہ سورہ اخلاص، ایک مرتبہ سورہ یٰس شریف اور ایک مرتبہ دعا نصف شعبان پڑھ کر اپنی ہماری اور سب مسلمانوں کی بصحت و عافیت درازی عمر کی دعا کیجئے دعا سے پہلے اور بعد درود شریف پڑھنا نہ بھولیں کہ بغیر درود شریف کے دعا زمین و آسمان کے درمیان بھٹکتی رہتی ہے جو لوگ یٰس شریف اور دعا نصف شعبان نہ پڑھ سکیں وہ ایک سو گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا کریں۔ (دعا نصف شعبان آگے آ رہی ہے)

دوسری دو رکعت اس نیت سے پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ رزق میں برکت عطا فرمائے اور اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کرے بعد از سلام سورہ اخلاص و یٰس شریف اور دعائے نصف شعبان پڑھیں اور اپنے ہمارے اور تمام مسلمانوں کی خوشحالی، رزق میں فراخی اور دوسروں کی محتاجی سے آزادی کی دعائیں مانگیں۔

تیسری دو رکعت اس نیت سے پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی آفات و بلیات اور بیماریوں سے محفوظ رکھے، سلام کے بعد سورہ اخلاص و سورہ یٰس شریف اور دعاء نصف شعبان پڑھیں اپنے ہمارے اور سب مسلمانوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے ہر قسم کی آفات بلیات اور بیماریوں سے محفوظ رکھے آخر میں جو چاہیں دعا مانگیں۔

اب نماز عشاء کا وقت ہو چکا ہے نماز پڑھیئے کھانے اور دیگر ضروریات سے فارغ ہو کر عبادت کے دوسرے دور کا آغاز کیجئے جس قدر ممکن ہو نوافل پڑھئے۔ (نوافل میں کسی خاص سورت کی پابندی نہیں مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں ﴿اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ﴾ اور دوسری رکعت میں ﴿قُلْ

هُوَ اللّٰهُ﴾ تین مرتبہ پڑھیں یا ہر رکعت میں تین تین مرتبہ صرف قُلْ هُوَ اللّٰهُ ہی پڑھ لیں مسجد میں اگر محفل کا اہتمام ہو تو تقریر سنیئے کہ دینی محافل میں شرکت اور دین کی معلومات حاصل کرنا بھی عبادت اور باعث ثواب ہے اگر کسی وجہ سے مسجد تک رسائی نہ ہو سکے تو گھر میں ہی مختصر محفل میلاد کر لیجئے، چند نعتیں اور صلوۃ وسلام پڑھ لیجئے باعث برکت ورحمت ہوگا قرآن کریم کی تلاوت کیجئے بکثرت درود شریف پڑھیئے یاد رکھیئے یہ رات بہت قیمتی ہے نہ جانے آئندہ سال نصیب ہو یا نہ ہو اللہ سب کی عمریں دراز کرے پس اس رات کا کوئی لمحہ ضائع نہ ہونے پائے۔

رات کے آخری حصہ میں نماز فجر سے پہلے اور اگر کوئی دشواری یا مجبوری ہو تو نماز فجر کے بعد قبرستان جائیں قبروں پر فاتحہ پڑھیں جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں یہ بھی آپ پڑھ چکے ہیں کہ اس رات صدقہ وخیرات بھی کرنا چاہئے لہٰذا حسب توفیق اس عمل کا بھی ثواب حاصل کیجئے پیشہ ور فقیروں کو نہ دیا جائے تو بہتر ہے اپنے خاندان کے ضرورت مندوں کی امداد کیجئے دین کے خادموں، طلباء دین، آئمہ مساجد کی خدمت نہایت باعث ثواب اور صدقہ جاریہ ہے کہ اس طرح آپ اشاعت دین میں بھی شریک ہو جائیں گے دینی کتابیں چھپوا کر یا خرید کر مفت تقسیم کیجئے کہ علم کا نور پھیلانے سے، مردوں کی قبریں پرنور ہو جاتی ہیں نیز زندوں کی دنیا روشن ومنور ہو جاتی ہے علم دنیا وآخرت کے لئے ایسا ذخیرہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا نیز خدمت دین اور اشاعت دین میں علماء کا تعاون کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے بایں صورت کہ علماء، تدریسی، تقریری اور تحریری کام کریں اور عوام ان کے کاموں کی اشاعت اور سہولت کے لئے انہیں وسائل مہیا کریں

شب عزم:۔

شب برأت، شب عزم ہے کہ اس رات مؤمن توبہ اور ہمیشہ کے لئے گناہ چھوڑ دینے کا عزم کرتا ہے وہ صالحیت اختیار کرنے اور برائیوں نیز بروں سے اجتناب کا عزم کرتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے عیش وعشرت کی زندگی چھوڑ دینے کا عزم کرتا ہے وہ رشوت، سٹے، مکر وفریب کے ذریعہ ملنے والی آسان لیکن حرام دولت سے بچنے کا عزم کرتا ہے وہ سادہ اور پُر از قناعت زندگی بسر کرنے کا عزم کرتا ہے وہ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی اصلاح اور شرعی تربیت کا عزم کرتا ہے وہ معاشرے

کا بہترین فرد بننے اور معاشرے کو بہتر بنانے کا عزم کرتا ہے وہ عزم کرتا ہے کہ بقیہ زندگی احکام شرع کے مطابق بسر کرے گا۔

عزم، نہایت تدبیر، نہایت تامل کے بعد عمل کے پختہ ارادے کا نام ہے جس کی تکمیل کسی مضبوط سہارے کے بغیر ناممکن ہے پس قرآن کریم نے عزم کے بعد ہمیں سہارا اختیار کرنے کا حکم دیا، "فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ" جب تم عزم کر لو تو اللہ پر توکل کرو عزم کے بعد کسی شک وشبہ یا تردد میں مبتلا ہونا انسان کو کمزور وناتواں بنا دیتا ہے ایسا کمزور کر دیتا ہے کہ پھر کسی مہم کو سر کرنے کا وہ تصور تک نہیں کر پاتا اسی کمزوری کے سبب دشمن اس پر با آسانی قابو پاتا رہتا ہے اور یہ ناکامی ونامرادی کا شکار بن کر رہ جاتا ہے لہٰذا جب عزم کر لو تو کامیابی وکامرانی کی منزل پانے کے لئے اس ایک اللہ کا سہارا حاصل کرو جو سب پر غالب ہے، ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾ (ال عمران: ۳/۱۵۹) وہ توکل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور جسے وہ پسند فرماتا ہے کامیابی وکامرانی اسی کو نصیب ہوتی ہے، ﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (ال عمران: ۳/۱۶۰) اور ایمان والوں کو صرف اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے مومن اللہ کا سپاہی ہوتا ہے اسے زیب نہیں دیتا کہ وہ مادی وظاہری وسائل کا سہارا لے کہ یہ سہارے بظاہر کتنے ہی مضبوط نظر آئیں، لیکن کمزور ہوتے ہیں اور اکثر دھوکا بھی دے جاتے ہیں پس کامیابی کامرانی کا یقینی ضامن صرف اور صرف اللہ ہے پس مومن کو چاہئے کہ عزم کے بعد اللہ پر بھروسہ کر کے عمل کا آغاز کر دے کامیابی اس کا مقدر ہوگی پس شب برأت میں عمل کا عزم کیجئے اور رب کریم کے حضور عرض کیجئے۔

اگرچہ سخت دشوار است کارم
شود آساں چو در کارم تو باشی
اے اللہ! اگرچہ میرا کام بہت ہی مشکل ہے
لیکن اگر تیری مدد شامل ہو تو آسان ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

دعاءِ نصف شعبان المعظم

اَللّٰھُمَّ یَاذَا الْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْہِ ط یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط
یَاذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ظَھْرُ اللَّاجِیْنَ ط وَجَارُ
الْمُسْتَجِیْرِیْنَ ط وَاَمَانُ الْخَائِفِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ
عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ شَقِیًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا
عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ ط فَامْحُ اللّٰھُمَّ بِفَضْلِکَ شَقَاوَتِیْ وَحِرْمَانِیْ
وَطَرْدِیْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِیْ وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ سَعِیْدًا
مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَیْرَاتِ ط فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ ط فِیْ
کِتَابِکَ الْمُنَزَّلِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ ط یَمْحُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ
وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ ط اِلٰھِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ ط فِیْ
لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَھْرِ شَعْبَانَ الْمُکَرَّمِ ط الَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْھَا کُلُّ
اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَّیُبْرَمُ ط اَنْ تَکْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَا
نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَاَنْتَ بِہٖ اَعْلَمُ ط اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ
الْاَکْرَمُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ
وَسَلَّمَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ

کلمات طیبات

درج ذیل کلمات طیبات کا شب براءت میں بکثرت پڑھنا نہایت باعث ثواب ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ

درود تاج

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ۝ دَافِعِ
الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ۝ اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ
فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ۝ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ۝ جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَھَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ
وَالْحَرَمِ ۝ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْھُدٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ۝
جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ ۝ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ۝ وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ ۝ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ ۝
وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ ۝ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَسِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی مَقَامُہٗ ۝ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُہٗ ۝ وَالْمَطْلُوْبُ
مَقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ ۝ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ ۝ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ ۝ اَنِیْسِ
الْغَرِیْبِیْنَ ۝ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ ۝ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ ۝ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ ۝
سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ ۝ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ ۝ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاکِیْنِ ۝ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ ۝
نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ ۝ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ ۝ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ ۝ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ ۝ مَحْبُوْبِ رَبِّ
الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ ۝ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ ۝ یٰٓاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

"فاتحہ کا طریقہ"

قرآن کریم کی کچھ آیات یا سورتیں پڑھ کر مرحومین کو ایصال ثواب کرنا عرف عام میں فاتحہ کہلاتا ہے بزرگوں نے فاتحہ کے لئے کچھ آیات اور سورتوں کو مخصوص کر دیا ہے کہ باعتبار ثواب ان کا پڑھنا افضل ہے لہٰذا عام طور پر انہی کو بطور فاتحہ پڑھا جاتا ہے جس کا طریقہ درج ذیل ہے

اعوذ باللہ بسم اللہ آیۃ الکرسی، سورہ بقرہ کی آخری آیات، ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ﴾ تا ﴿فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾ (مزید ثواب کے لئے کوئی رکوع، کوئی سورت مثلاً یٰسین شریف مزمل شریف وغیرہ پڑھ سکتے ہیں) سورۃ الکفرون، ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (۳ مرتبہ) ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾، ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس﴾، ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾، سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات، ﴿الٓمّٓ﴾ تا ﴿وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾، سورہ توبہ کی آخری آیت، ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ﴾ تا ﴿وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾، سورہ یونس کی آیت نمبر ۱۱، ﴿اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ﴾ تا ﴿ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾، ﴿اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ، وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ درود تاج، سلسلہ عالیہ کا شجرہ مبارکہ، درود شریف، سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

ایصال ثواب کے لئے ہاتھ اٹھائیں درود شریف پڑھیں ایصال ثواب کے لئے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں اپنی زبان میں اپنے الفاظ میں جس طرح چاہیں ثواب بخش دیں بس مفہوم یہ ہو اے اللہ! قرآن کریم کی جو آیات اور سورتیں تلاوت کی گئیں انہیں بوسیلہ صاحب قرآن ﷺ قبول فرما اور یہ ہدیہ ثواب ہمارے آقا ﷺ جملہ انبیاء صحابہ شہداء اولیاء علماء اور تمام مرحومین کو عطا فرما

، کوئی خاص نام بھی لیا جا سکتا ہے ضروری نہیں کہ اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جاننے والا ہے۔

شجرہ مبارکہ:۔

ہم نے فاتحہ کے آخر میں شجرہ مبارکہ پڑھنے کا ذکر کیا ہے جس کی وضاحت ضروری ہے شجرہ مبارکہ اولیاء کے ناموں کے ساتھ دعاؤں کا مجموعہ ہوتا ہے نسبت بیعت کے مطابق ہر سلسلہ کا شجرہ علیحدہ ہوتا ہے اور سب کا سلسلہ مرشد اعظم ﷺ تک پہونچتا ہے یہ شجرہ مبارکہ مریدوں کو ان کے پیر سے ملتا ہے اس کا پڑھنا باعث برکت و ثواب ہے اس سے بیماریاں اور آفات و بلیات دور ہوتی ہیں، فراخی رزق ہوتی ہے، مشکلات آسان ہوتی ہیں جو لوگ کسی سے بیعت ہی نہیں، ظاہر ہے وہ شجرہ مبارکہ سے محروم ہوں گے گویا وہ ایک بڑی نعمت سے محروم ہیں جو افسوسناک ہے۔

حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمہ نے فرمایا "**مَنْ لَا شَيْخَ لَهٗ فَشَيْخُهُ الشَّيْطٰنُ**" جس کا کوئی پیر نہ ہو شیطان اس کا پیر بن جاتا ہے یعنی اسے ورغلاتا رہتا ہے دین سے دور اور گمراہ کر دیتا ہے پیر چاہے زندہ ہو یا دنیا سے جا چکا ہو اپنے مریدوں کا سہارا ہوتا ہے شیطان کے وسوسوں اور برائیوں سے بچاتا ہے کہ مرشد کے ذریعہ مرید کی نسبت سیکڑوں بزرگوں سے قائم ہو جاتی اور دنیا و آخرت میں اسے نیکوں اور سچوں کا ساتھ میسر آ جاتا ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ (التوبۃ: ۱۱۹/۱۱) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

رمضان المبارک میں مطالعہ کے لئے مفید ترین کتاب

"تیس راتیں"

تصنیف

علامہ سید سعادت علی قادری

عنوانات ملاحظہ ہوں

۱	استقبال رمضان	۱۱	خاص دنوں کے روزے	۲۱	قرآن
۲	فضیلت رمضان	۱۲	مقصد روزہ	۲۲	نزول قرآن
۳	تراویح	۱۳	صبر	۲۳	تاثیر قرآن
۴	سحری	۱۴	مواسات	۲۴	حقانیت قرآن
۵	فرضیت رمضان	۱۵	وسعت رزق	۲۵	ترتیب وجمع قرآن
۶	کفارہ	۱۶	غزوہ بدر	۲۶	شب قدر
۷	مسائل روزہ	۱۷	غزوہ بدر	۲۷	دعا
۸	روزہ اور روزے دار	۱۸	توبہ	۲۸	الوداع
۹	رخصت روزہ	۱۹	اعتکاف	۲۹	صدقہ فطر
۱۰	نفلی روزے	۲۰	اعتکاف	۳۰	عیدالفطر

"دیگر تصانیف"

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	حالات حاضرہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان آیات کی تشریح جن میں اہل ایمان کو خصوصی خطاب سے نوازا گیا ہے دو جلدیں، کل صفحات ۱۷۰۰
جان عالم ﷺ	سیرت مقدسہ پر بہترین کتاب سلیس وآسان اردو، صفحات ۴۷۰
وراثت انبیاء	بعنوان علم اور علماء کی اہمیت وفضیلت، صفحات ۱۹۲
یوم الفرقان	غزوہ بدر پر ایک تحقیقی اور تفصیلی مقالہ، صفحات ۱۹۲
اچھا برتاؤ	والدین، اولاد، اقرباء، احباب، شوہر، بیوی، ملازموں، غیر مسلمانوں، پڑوسیوں، عورتوں، مریضوں، مردوں، جانوروں کے ساتھ برتاؤ کے شرعی احکام، نوجوانوں کے لئے نہایت مفید کتاب ہر گھر کی ضرورت، صفحات ۲۳۲
تبلیغی کتاب	محافل میلاد کے لئے نہایت موزوں دلچسپ مقالات، صفحات ۳۶۶
مقالات قادری	نہایت اہم عنوانات پر مشتمل مضامین کا مجموعہ، اول ۳۹۲، دوم ۳۵۲، سوم ۱۵۹
میری مائیں	۱۱ امہات المومنین کی زندگی کے حالات صفحات، ۱۹۱ بچوں کے لئے خصوصی تحفہ، انگلش میں بھی موجود ہے
مرض سے موت تک	مرض کی شرعی حقیقت، عیادت، جنازہ، کفن، دفن، تعزیت کے شرعی احکام، صفحات ۸۰، انگلش میں بھی موجود ہے۔
بابرکت شرعی الفاظ	الحمدللہ، ان شاء اللہ، ماشاء اللہ وغیرہ جیسے جملوں کی تشریح اور برکات صفحات ۳۶

مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کراچی 2630411/2210212

برائے ایصال ثواب چھپوانے اور مفت تقسیم کرنے کے لئے رابطہ 81486501 / 8147237